احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۷۷ | بدھ - یکم ربیع الاول - ۱۴۱۵ھ ' ۱۰- ظہور ۱۳۷۳ ھش ' ۱۰- اگست ۱۹۹۴ء

دعا ایک زبردست طاقت ہے

دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں۔ اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے ہاں نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے اور خدا کو آزمانا ہے اور نرے اسباب پر گر رہنا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ علیل ہیں اور مورخہ ۹۴-۸-۸ سے راولپنڈی ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب پہلے سے طبیعت بہتر ہے۔
اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ محترم ڈاکٹر محمد صادق صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ شاہدرہ بعارضہ قلب پنجاب انسٹی ٹیوٹ کارڈیالوجی لاہور میں داخل ہیں۔ جہاں دل کا بائی پاس اپریشن متوقع ہے۔ کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اپنا ایمان سلامت رکھتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہونے والا ہمیشہ کیلئے زندہ ہو جاتا ہے

احمدی خواتین کی عظیم الشان جرأت دلیری اور صبر و استقامت کا تذکرہ

جلسہ سالانہ جماعت برطانیہ ۱۹۹۴ء کے موقع پر خواتین سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے یادگار خطاب کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:- ۳۰ جولائی ۱۹۹۴ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۲۹ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جو اپنا ایمان سلامت رکھتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہو جائے وہ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے احمدی خواتین کی قربانیوں کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے مختلف مواقع پر احمدی خواتین کے صبرو استقامت اور جرات و حوصلہ کے نہایت ایمان افروز اور دلوں کو گرما دینے والے واقعات سنائے اور جماعت کو نصیحت فرمائی کہ ان واقعات کو پوری صحت کے ساتھ اکٹھا کریں۔ حضرت صاحب نے فرمایا خدا کی تائید کی ہوائیں ہمارے ساتھ ہیں۔ بڑی سے بڑی قربانی کے لئے بھی ہمیں جب بلایا گیا تو ہنستے ہوئے قربانی پیش کرنے کے لئے ہم تیار رہیں گے۔

خواتین سے حضرت صاحب کے خطاب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ایک عرب خاتون مسز منال شریف نے حضرت بانی سلسلہ کا عربی قصیدہ سنایا۔ جس کے بعد مکرمہ قرۃ العین طاہر صاحبہ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا منظوم کلام

تیری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم

ترنم سے پیش کیا۔ جس کے بعد پاکستان کے وقت کے مطابق تین بج کر پچیس منٹ (لندن کے وقت کے مطابق ۱۱ بجکر ۲۵ منٹ) پر حضرت صاحب نے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا یہ خطاب لگ بھگ ایک گھنٹہ جاری رہا۔

حضرت صاحب نے فرمایا آپ نے بارہا مردوں کے قصے سنے ہونگے جنہوں نے خدا کی محبت میں تکالیف اٹھائیں۔ آج کا دن ان خواتین کے لئے وقف ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر شدید تکالیف اٹھائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا میں نے صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کو ہدایت کی ایسی خواتین کے واقعات اکٹھے کریں جنہوں نے اپنے مردوں کے شانہ بشانہ تکالیف اٹھائیں۔ اپنے خاوندوں ' باپوں اور بچوں کو خدا کی راہ میں جانیں قربان کرتے دیکھا جن کے سروں سے چادر اتاری گئی اور جو بغیر جوتیوں کے پیدل گھروں سے نکلنے پر مجبور ہوئیں۔ ان پر کیا گذری اور وہ کس طرح اپنے ایمان پر ثابت قدم رہیں۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے تاریخ احمدیت کی ان باہمت اور اولوالعزم خواتین کے بعض انتہائی دردناک مگر ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جنہوں نے اپنے صبر اور حوصلے سے احمدیت کی نئی تاریخ رقم فرمائی۔

حضرت صاحب نے فرمایا مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم مہردین صاحب گوجرانوالہ بیان کرتی ہیں کہ ۱۹۷۴ء میں ایک صبح جلوس نے ہمارے گھر پر حملہ کر دیا۔ عورتوں کو پہلے ہی محفوظ جگہ بھجوا دیا گیا تھا۔ ہجوم نے شدید پتھراؤ کیا اور پھر ڈنڈوں اور پتھروں سے مار مار کر میرے دونوں بیٹوں منیر اور بشیر کو اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔ ایک اور احمدی مکرم احمد علی قریشی صاحب نے بھی وہیں اپنی جان خدا کی راہ میں دی۔ جب ہمیں علم ہوا تو ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے لیکن گھر والوں نے رونے نہ دیا کہ آواز باہر نکلے گی۔ حالات تبدیل ہوئے تو ہم اپنے گھر واپس آئے۔ اس گھر میں رہنے کو دل نہ چاہتا تھا۔ اہل محلہ نے بائیکاٹ کر دیا۔ یہ ان کی تعزیت تھی۔ سودا سلف دور سے لاتے۔ اہل محلہ دیکھ کر راستہ بدل لیتے۔ غیر از جماعت عزیز رشتہ داروں نے بھی یہی سلوک کیا۔ ہم نے کہا کہ جو قربانیاں ہمارے پیاروں نے مذہب کی خاطر پیش کی ہیں وہ چاہو تو ایک بار پھر لے لو لیکن ہمارا ایمان زندہ رہے گا۔

حضرت صاحب نے فرمایا میرے کلاس فیلو اور عزیز دوست محمد افضل صاحب نے گوجرانوالہ میں راہ خدا میں جان دی ان کی بیگم صاحبہ آج کل کینیڈا میں ہیں۔ وہ لکھتی ہیں راہ خدا میں جان دینے کے واقعہ سے چند دن قبل افضل صاحب عشاء کی نماز پڑھ کر واپس آئے تو میں بستر پر بیٹھی رو رہی تھی اور کتاب روشن ستارے پڑھ رہی تھی۔ میں نے کہا اس کتاب کو پڑھ کر میرے دل میں بھی یہ شدید خواہش پیدا ہوئی ہے کہ میرا نام بھی کسی نہ کسی رنگ میں ایسے روشن ستاروں میں شامل ہو جائے۔ افضل صاحب کہنے لگے کہ تم بھی اللہ کے حضور قربانیاں پیش کرو تو تم بھی اللہ کے حضور روشن ستاروں میں شامل ہو جاؤ گی۔ وہ لکھتی ہیں مجھے کیا پتہ تھا کہ اللہ کس طرح چند دنوں کے اندر اندر دردناک طور پر قربانی قبول کرلے گا۔ انہوں نے بتایا کہ افضل صاحب اور ان کے بیٹے اشرف کو ظالموں نے ظالمانہ طور پر خدا کے راستے میں قربان کر دیا۔

پہلے بیٹے کو باپ کے سامنے مارا گیا۔ جب اس نوجوان کو کچل کچل کر مار دیا گیا تو باپ کی طرف متوجہ ہوئے کہ اب ایمان لاؤ۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ واقعات ایک غیر از جماعت نے بعد میں بتائے جو مجمع میں کھڑا یہ نظارہ دیکھ رہا تھا اور جس کے دل پر اتنا شدید اثر ہوا کہ وہ اپنے حواس کھو بیٹھا اور کئی مہینے پاگل رہا بعد میں رفتہ رفتہ اسے ہوش آیا تو اس کی یادداشت بحال ہوئی اور تب اس نے بتایا کہ کیا واقعہ پیش آیا۔

مخالفوں نے بیٹے کو قتل کرنے کے بعد باپ یعنی افضل صاحب کی طرف رخ کیا اور کہا کہ اپنا ایمان چھوڑ دو افضل صاحب نے جو الفاظ کہے وہ احمدیت کی تاریخ کا روشن باب ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم مجھے اپنے بیٹے سے بھی کمزور ایمان والا سمجھتے ہو۔ جس نے اتنی بہادری سے اپنی جان دی ہے۔ جس کے منہ میں آخری وقت میں پانی کی بجائے تم نے ریت ڈال دی تھی۔ یہ باتیں سن کر ان کو بھی اسی ظالمانہ طور پر مار مار کر اللہ کی راہ میں قربان کر دیا گیا۔ اس کے بعد دونوں کو ننگا کر کے ان کی لاشیں تیسری منزل سے نیچے پھینک دی گئیں۔ سارا دن یہ لاشیں وہاں پر اسی حالت میں پڑی رہیں۔ کسی کو مجال نہ تھی کہ نعشیں اٹھا سکے۔ وہ لکھتی ہیں کہ سارا دن لوگ ان پر پتھر برساتے رہے اور لاشیں گھسیٹتے رہے۔

مکرمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد-
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۰- ظہور ۱۳۷۳ ہش ۱۰- اگست ۱۹۹۴ء

امام سے پیار - آپس میں پیار

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم ایک کام کرتے ہیں اور وہ ہم سے ٹھیک طرح ہوتا ہی نہیں۔ ہم زور لگاتے ہیں اور یہ سارا زور بیکار جاتا ہے۔ پاس سے گذرنے والا کوئی شخص ہمیں دیکھتا ہے اور ذرا سا مسکرا کر کہتا ہے یہ کام اس طرح نہیں ہوگا۔ ہر کام کا اپنا طریق ہوتا ہے۔ یوں کہہ لیجئے کہ ایک گُر ہوتا ہے جس کام پر ہم زور لگا رہے ہوتے ہیں اور وہ ہوتا نہیں اگر اس کام کو اس گر کے مطابق کیا جائے جو اس کے لئے مخصوص ہے تو کام جھٹ سے ہو جاتا ہے اور ہو بھی ٹھیک ٹھاک جاتا ہے۔ پھر ہمیں اپنے آپ پر افسوس آتا ہے۔ کہ اتنی سی بات تھی اور اس کا بھی ہمیں علم نہیں تھا۔

گذشتہ دنوں ہم نے حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا جو خطبہ شائع کیا ہے اس میں آپ نے آپس میں محبت کرنے کا گُر بتایا ہے یوں تو ہم اکثر کہتے ہیں اور بہت حد تک ٹھیک ہی کہتے ہیں کہ جماعت کے تمام افراد آپس میں محبت کرتے ہیں کسی احمدی کو پتہ چل جائے کہ فلاں شخص بھی احمدی ہے تو فوری طور پر دل میں اس کے لئے محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ کسی ملک میں چلے جائیں۔ کسی احمدی کا دروازہ کھٹکھٹائیے اور گھر والوں کو بتائیے کہ آپ احمدی ہیں۔ بس یوں جانئے کہ آپ اپنے ہی گھر آگئے ہیں وہ آپ کا کھلے ہاتھوں استقبال کریں گے۔ آپ کے لئے اس غیر ملک میں کوئی غیریت نہیں رہے گی۔ یہ محبت کا جذبہ تمام احمدیوں میں پایا جاتا ہے لیکن اس سے بھی انکار نہیں کہ ایک ہی جگہ رہتے رہتے کسی سے رنجش بھی ہو سکتی ہے۔ اور یقیناً ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ رنجش بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور سمجھ نہیں آتی کہ کس طرح دور کی جائے۔ کس طرح حالات پھر استوار کئے جائیں۔ کون آگے ہاتھ بڑھائے۔ کون پہل کرے اور کیا کہہ کر بات شروع کرے۔ ناراضگی کے باوجود دل میں الجھن پیدا ہوتی ہے کہ یہ ناراضگی دور کیوں نہیں ہوتی۔ اسی الجھن کے دور کرنے کا گُر حضرت صاحب نے بتایا ہے اور وہ گُر یہ ہے کہ امام جماعت سے محبت ہو تو آپس میں محبت پیدا ہو جاتی ہے بلکہ یہ محبت بڑھنے لگتی ہے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ جن کو امام جماعت سے زیادہ محبت ہو وہی آپس میں زیادہ محبت کرتے ہیں۔ ہم نے اس سے یہ نتیجہ بھی نکالا ہے کہ کسی بھائی سے رنجش ہو تو فوری طور پر امام جماعت کا خیال کریں اس سے محبت کا اظہار کریں۔ اور اس محبت کو وسیع تناظر میں دیکھیں آپ کا دل صاف ہونا شروع ہو جائے گا اور جس بھائی سے رنجش ہے اس سے پیار پیدا ہونے لگے گا اور یہ پیار بڑھنے لگے گا۔

پس آپس کی محبت کے لئے حضرت امام جماعت سے پیار کیجئے۔

کچھ لوگ تعاقب میں چلے آئے بہت دور
تھک ہار کے رک جانے پہ وہ ہو گئے مجبور
ہم چلتے چلے جائیں گے یہ اس کی رضا ہے
رفتار کا انداز ہے اللہ کو منظور

ابوالاقبال

○

چراغِ جان بجھا کر جو روشنی کی ہے
وہ ظلمتوں کی تہوں سے کرید کر لی ہے

مرے وجود و عدم میں اب امتیاز نہیں
کسی نے مجھ کو مٹا کے ہی زندگی دی ہے

کبھی کبھی مجھے طوفاں سے ڈر بھی لگتا ہے
کبھی کبھی مرے کہنے پہ لہر اٹھتی ہے

کبھی تو آؤ مرے گھر کی رونقیں بن کر
تمہارے در پہ کئی بار حاضری دی ہے

تمازتوں سے ہواؤں کے دل میں خنکی ہے
تمہارے سائے نے، ممکن یہ بات کر دی ہے

کسی کے نام و نسب سے مجھے نہیں مطلب
کسی کے شوق کی میں نے کبھی نفی کی ہے؟

بس اک فسانے پہ عنواں لگائے جاتے ہو
نہ کچھ بڑھایا ہے اس میں نہ کچھ کمی کی ہے

نسیم اتنے اندھیرے مین جا رہے ہو کہاں
یہ راہ کیسی ہے، اس کی تمہیں خبر بھی ہے؟

نسیم سیفی

اعانت مستحق و ذہین طلباء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلبہ سے ذہین اور ایسے مستحق طلباء و طالبات تعلیمی امداد پاتے ہیں۔ جو خود اس قابل نہیں کہ اپنے اخرجات خود اٹھا سکیں۔ یہ شعبہ صدر انجمن احمدیہ کا مشروط بآمد شعبہ ہے اور یہ سراسر احباب کی اعانت پر چل رہا ہے اس وقت اس شعبہ پر بہت بوجھ ہے۔ میری احباب سے گذارش ہے کہ اس شعبہ میں فراخدلی سے اعانت فرمائیں۔ جبتک ایسی اعانت مستقل نوعیت کی نہ ہو یہ شعبہ نہیں چل سکتا۔ اعانت کی رقوم آپ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست بمد امداد طلبہ یا نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوا سکتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن اور نظارت تعلیم کو رقوم بھجواتے وقت یہ وضاحت کردیں کہ یہ رقم امداد طلبہ کے لئے ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس طرف توجہ فرمائیں گے اور یہ شعبہ آپ کے تعاون سے چلتا رہے گا۔

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

انقلابِ حقیقی

اسی طرح تکمیل انسانیت بھی ابراہیمؑ کے ذریعہ سے ہوئی۔ اور دراصل تکمیل انسانیت اور تکمیل توحید لازم و ملزوم ہیں۔ جب تک توحید کی تکمیل نہ ہو انسانیت کی تکمیل نہیں ہو سکتی اور جب تک انسانیت کی تکمیل نہ ہو توحید کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے صوفیاء نے کہا کہ (-) جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا۔ اس نے خدا کو بھی پہچانا۔ پس جس طرح فہم انسانی کا ارتقاء ابراہیمی دور میں ہوا۔ اور مذہب کا فلسفہ اپنی شان دکھانے لگا۔ اسی طرح تکمیل انسانیت بھی ابراہیمؑ کے ذریعہ سے ہوئی۔ یعنی انسان کو دوسری اشیاء سے ممتاز قرار دیا گیا اور انسانی قربانی کو منسوخ کیا گیا۔ آپ سے پہلے انسانی زندگی کو کوئی قیمت نہیں دی جاتی تھی۔ جو مر گیا مر گیا۔ جو زندہ رہا زندہ رہا۔ مگر ابراہیمؑ کے زمانہ میں آدم اور دوسری مخلوقات میں فرق کر دیا گیا۔ ابھی تک انسان اور جانور میں کوئی نمایاں فرق نہ سمجھا جاتا تھا۔ خیال کیا جاتا تھا کہ دونوں کھاتے پیتے ہیں۔ دونوں بچے پیدا کرتے ہیں۔ دونوں چلتے پھرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ انسان کی دماغی ترقی نمایاں ہے۔ اس وجہ سے اس وقت تک قربانی کے لئے بعض دفعہ انسان بھی پیش کر دیا جاتا تھا۔ کیونکہ جانوروں اور انسان میں کوئی اتنا نمایاں فرق نہ سمجھا جاتا تھا۔ صرف یہ احساس تھا کہ انسان زیادہ قیمتی ہے اور جانور کم قیمتی۔ مگر ابراہیمؑ کے زمانہ میں جب لوگوں نے توحید کو سمجھ لیا تو خدا نے کہا اب اس کی قربانی نہیں ہو سکتی کیونکہ اب یہ حیوان نہیں بلکہ پورا انسان بن گیا ہے۔ اور اس کی زندگی اپنی ذات میں ایک مقصود قرار پا گئی ہے۔ پس اس مقام پر انسان کو پہنچانے کی وجہ سے ابراہیم ابوالانبیاء کہلایا۔ جس طرح آدمؑ ابوالبشر کہلایا۔

غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں یوم البعث کا صحیح مفہوم انسان کے اندر پیدا کر دیا گیا۔ اور اسے بتایا گیا کہ انسانی زندگی قربِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اس لئے سوائے ایسی مجبوری کے کہ اس کی قربانی کے بغیر چارہ نہ ہو اس کی فضول قربانی خود اس مقصد کو تباہ کرنا ہے۔ جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا۔ گویا اب قربانی فلسفی اور عقلی ہو گئی، ظاہری اور رسمی نہ رہی۔ مثلاً لڑائیوں میں انسان قربان کر دیئے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ جائیں اور مر جائیں۔ اور اس موقعہ پر جب یہ سوال پیدا ہو گا۔ کہ انسان کی قربانی جائز نہیں تو معاً یہ جواب بھی مل جائے گا کہ ادنیٰ اعلیٰ کے لئے قربان کر دیا جاتا ہے۔ اعلیٰ ادنیٰ کے لئے قربان نہیں کیا جاتا۔ گویا قربانی فلسفہ اور عقل کے ماتحت آ جائے گی۔ اور بعض موقعوں پر اس قربانی کا پیش کرنا جائز بلکہ ضرور ہو گا اور بعض موقعوں پر نہیں۔ پھر اس کے ساتھ ہی جب یہ خیال پیدا ہو گیا کہ انسان تمام مخلوق سے اعلیٰ ہے تو اسی خیال سے تصوف کا دور شروع ہو گیا۔ اور انسان یہ سمجھنے لگا کہ میں اس لئے پیدا کیا گیا ہوں کہ اپنے خدا کی رضاء حاصل کروں اور اس کا محبوب بنوں۔ گویا ابراہیمؑ سے تصوف کا دور شروع ہوا۔ گو اس وقت صرف اس کی بنیاد پڑی اور ترقی بعد میں ہوئی۔ اور یہ توجہ اس لئے پیدا ہوئی کہ جب فیصلہ کیا گیا کہ انسان قتل نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کی بنیاد اس امر پر رکھی گئی کہ انسان اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ خدا کا محبوب بنے تو ہر عقلمند شخص اس فکر میں پڑ گیا کہ وہ محبوبیتِ الٰہی کے مقام کو حاصل کرنے کے لئے کس طرح کوشش کرے اور اس طرح تصوف کی بنیاد پڑ گئی۔

جب انسان کی قربانی رد کی گئی تو اس نے انسانی دماغ کو اس طرف بھی مائل کر دیا کہ دنیا کی ہر چیز انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اور جب یہ خیال پیدا ہوا تو ساتھ ہی قانون قدرت پر باریک در باریک غور بھی شروع ہوا اور تمدن کے کمال کی طرف انسانی توجہ مائل ہو گئی پس تمدن انسانی کے کمال کا دور بھی حقیقی طور پر ابراہیمؑ کے زمانہ میں شروع ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دور سے پہلے انسان صرف ایک محب کی شکل میں تھا۔ اور اس کے ذہن میں محبوبیت کا خیال پیدا نہیں کیا جاتا تھا۔ کیونکہ اس کی ناکمل ترقی کو دیکھتے ہوئے خوف کیا جاتا تھا کہ وہ ست اور غافل نہ ہو جائے۔ کیونکہ ابھی اس کا دماغ اس باریک فلسفہ کو برداشت کرنے کے قابل نہ تھا۔ لیکن ابراہیمؑ کے وقت میں وہ اس قابل ہو چکا تھا کہ اس پر یہ راز کھولا جائے۔ چنانچہ ابراہیمؑ نے انسان کے محبوب الٰہی ہونے کے فلسفہ کو پیش کیا۔ اور چونکہ محب محبوب کی جان کا ضیاع پسند نہیں کرتا۔ اس لئے اس کی قربانی رد کی گئی۔ گویا یہ تصوف کا پہلا دور تھا۔

اسی طرح ابراہیمؑ کا دور فلسفہ حیاتِ انسانی کے سمجھنے کا دور تھا۔ کیونکہ اس وقت یہ نظریہ انسان کے سامنے رکھا گیا کہ یہ زندگی عبث اور فضول نہیں بلکہ اپنی ذات میں ایک عظیم الشان نعمت ہے۔ اور آئندہ ترقیات کے لئے ذخیرہ جمع کرنے کا ذریعہ ہے۔

سوءِ ظن سے بچیں

حضرت امام جماعت الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) نے ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو فرمایا۔

بعضے گناہ ہوتے ہیں کہ وہ اور بہت سے گناہوں کو بلانے والے ہوتے ہیں۔ اگر ان کو نہ چھوڑا جائے تو ان کی ایسی ہی مثال ہے کہ ایک شخص کے بتوں کو توڑا جائے مگر بت پرستی کو اس کے دل سے دور نہ کرایا جاوے۔ اگر ایک بت کو توڑ دیا تو اس کے عوض سینکڑوں اور تیار ہو سکتے ہیں۔ مثلاً صلیب ایک پیسہ کو آتی ہے۔ اگر کسی ایک کی صلیب کو توڑ ڈالیں تو لاکھوں اور بن سکتی ہیں۔ غرض جب تک شرارتوں اور گناہوں کی ماں اور جڑ دور نہ ہو۔ تب تک کسی نیکی کی امید نہیں ہو سکتی اور تاوقتیکہ اصلی جڑ اور اصلی محرک بدی کا دور نہ ہو۔ فروعی بدیاں بہ کلی دور نہیں ہو سکتیں۔ جب تک بدیوں کی جڑ نہ کاٹی جاوے۔ تب تک تو وہ اور بدیوں کو اپنی طرف کھینچے گی۔ اور دوسری بدیاں اپنا پیوند اس سے رکھیں گی۔ مثلاً شہوت بد ایک گناہ ہے۔ بد نظری۔ زنا۔ لواطت۔ حسن پرستی۔ سب اسی سے پیدا ہوئی ہیں حرص اور طمع جب آتا ہے تو چوری۔ جعلسازی۔ ڈاکہ زنی۔ ناجائز طور سے دوسروں کا مال حاصل کرنے اور طرح طرح کی دھوکہ بازیاں سب اسی کی وجہ سے کرنی پڑتی ہیں غرض یہ یاد رکھنے والی بات ہے کہ بعض باتیں اصل ہوتی ہیں۔ اور بعض ان کی فروعات ہوتی ہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتے وہ کوئی حقیقی اور سچی نیکی ہرگز نہیں کر سکتے اور وہ کسی کامل خُلق کا نمونہ نہیں دکھا سکتے۔ کیونکہ وہ کسی صحیح نتیجہ کے قائل نہیں ہوتے۔ میں نے بڑے بڑے دہریوں کو مل کر پوچھا ہے کہ کیا تم کسی سچے اخلاق کو ظاہر کر سکتے ہو۔ اور کوئی حقیقی نیکی عمل میں لا سکتے ہو تو وہ لاجواب سے ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہمارے زیر علاج بھی ایک دہریہ ہے۔ میں نے اس سے یہی سوال کیا تھا تو وہ ہنس کر خاموش ہو گیا تھا۔ ایسے ہی جو لوگ قیامت کے قائل نہیں ہوتے وہ بھی کسی حقیقی نیکی کو کامل طور پر عمل میں نہیں لا سکتے۔ نیکیوں کا آغاز جزا سزا کے مسئلہ سے ہی ہوتا ہے جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے اس قسم کے الفاظ سے مجھے رنج پہنچتا ہے۔ وہ کسی کی نسبت ویسے الفاظ کیوں استعمال کرنے لگا۔ یا جو شخص اپنی لڑکی سے بد نظری اور بدکاری کروانا نہیں چاہتا اور اسے ایک برا کام سمجھتا ہے۔ وہ دوسروں کی لڑکیوں سے بد نظری کرنا کب جائز سمجھتا ہے۔ ایسے ہی جو اپنی ہتک کو برا خیال کرتا ہے وہ دوسروں کی ہتک کبھی نہیں کرتا۔ بہر حال یہاں اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچنے کا ایک گُر بتایا ہے۔

ایماندارو! ظن سے بچنا چاہئے کیونکہ بہت سے گناہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:۔

ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ ایک شخص کسی کے آگے اپنی ضرورتوں کا اظہار کرتا ہے اور اپنے مطلب کو پیش کرتا ہے۔ لیکن اس کے گھر کی حالت اور اس کی حالت کو نہیں جانتا۔ اور اس کی طاقت اور دولت سے بے خبر ہوتا ہے۔ اپنی حاجت براری ہوتے نہ دیکھ کر سمجھتا ہے کہ اس نے جان بوجھ کر شرارت کی۔ اور میری دستگیری سے منہ موڑا۔ تب محض ظن کی بناء پر اس جگہ جہاں اس کی محبت بڑھنی چاہئے تھی عداوت کا بیج بویا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ان گناہوں تک نوبت پہنچ جاتی ہے جو عداوت کا پھل ہیں۔ کئی لوگوں سے میں نے پوچھا ہے کہ جب تم نے میرا نام سنا تھا تو میری ہی تصویر اور موجودہ حالت کا ہی نقشہ آپ کے دل میں آیا تھا یا کچھ اور ہی سماں اپنے دل میں آپ نے باندھا تھا تو انہوں نے یہی جواب دیا ہے کہ جو نقشہ ہمارے دل میں تھا اور جو کچھ ہم سمجھے بیٹھے تھے وہ نقشہ نہیں پایا۔ یاد رکھو بہت بدیوں کی اصل جڑ سوء ظن ہوتا ہے۔ میں نے اگر کبھی سوء ظن کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے میری تعلیم فرمادی کہ بات اس کے خلاف نکلی۔ میں اس میں تجربہ کار ہوں۔ اس لئے نصیحت کے طور پر کہتا ہوں کہ اکثر سوء ظنیوں سے بچو اس سے سخن چینی اور عیب جوئی کی عادت بڑھتی ہے۔ اسی واسطے اللہ کریم فرماتا ہے۔ تجسس نہ کرو۔ تجسس کی عادت بد ظنی سے پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کسی کی نسبت سوء ظنی کی وجہ سے ایک خراب رائے قائم کر لیتا ہے تو پھر کوشش کرتا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کے کچھ عیب مل جاویں اور پھر عیب جوئی کی کوشش کرتا اور اسی جستجو میں مستغرق رہتا ہے اور یہ خیال کر کے کہ اس کی نسبت میں نے جو یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر کوئی پوچھے۔ تو پھر اس کا کیا جواب دوں گا۔ اپنی بدظنی کو پورا کرنے کے لئے تجسس کرتا ہے۔ اور پھر تجسس سے غیبت پیدا ہوتی ہے۔

غرض خوب یاد رکھو کہ سوءِ ظن سے تجسس اور تجسس سے غیبت کی عادت شروع ہوتی

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سعید

حضرت نوح علیہ السلام

اپنی کتاب "حضرت نوح" علیہ السلام میں نسیم سعید مزید لکھتی ہیں:-

تم سوچ رہے ہو گے کہ حضرت نوحؑ اور ان پر ایمان لانے والے ساتھیوں کا کیا بنا سو ادھر زمینی سیلاب اور آسمانی پانی کا طوفان شروع ہوا ادھر اللہ میاں نے حضرت نوحؑ سے کہا اب تو اپنے ماننے والے ساتھیوں اپنے اہل و عیال اور ہر قسم کے جانوروں کے ایک ایک جوڑے کے ساتھ کشتی میں بیٹھ کر روانہ ہو جا۔ چنانچہ حضرت نوحؑ اور ان کے ساتھی کشتی میں بیٹھ گئے۔ اور (دعا پڑھتے ہوئے) روانہ ہو گئے۔ اور ساتھ ساتھ وہ تمام دعائیں پڑھتے جاتے تھے جن کے پڑھنے کا اللہ میاں نے ارشاد فرمایا تھا۔ اتنے میں حضرت نوحؑ کو اپنا بیٹا پانی میں ڈبکیاں کھاتا نظر آیا آپ نے اسے آواز دی کہ تو کشتی میں آجا وہ کہنے لگا کہ نہیں۔ میں ابھی اس چوٹی پر پہنچ جاؤں گا۔ پہنچ کر محفوظ ہو جاؤں گا۔ (یہ نافرمان بیٹا تھا اسی طرح حضرت نوحؑ کی بیوی بھی آپ پر ایمان نہیں لائی تھی۔ وہ بھی طوفان میں غرق ہو گئی) حضرت نوحؑ نے جواب دیا کہ بیٹے! آج کوئی محفوظ نہیں سوائے جس کو خدا محفوظ کرے اتنے میں پانی کی ایک بڑی تیز لہر آئی اور حضرت نوحؑ کا بیٹا ڈبکیاں کھانے لگا۔ یہ دیکھ کر باپ کی محبت نے جوش مارا اور حضرت نوحؑ نے اللہ میاں کو اس کے وعدے کا واسطہ دے کر کہا۔ اللہ میاں تو نے تو وعدہ کیا تھا کہ میرے اہل کو بچائے گا۔ یہ تو میرا بیٹا ہے۔ اور میرے اہل (یعنی گھر) میں شامل ہے۔ اس کو بچا لے۔ اللہ میاں نے جواب دیا کہ چونکہ وہ تیرے اوپر ایمان نہیں لایا۔ اس لئے وہ تیرے اہل اور گھر میں سے نہیں ہے۔ تو جس چیز کی اچھائی یا برائی کو نہیں جانتا وہ چیز مجھ سے نہ مانگ۔ میں تجھے اس بات کی نصیحت کرتا ہوں تاکہ تو جاہلوں جیسی باتیں کرنے والوں میں سے نہ ہو جائے۔

اللہ میاں کے اس جواب سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے دعا کا ایک اصول بتا دیا کہ تم کسی چیز کے بارے میں خواہش کرو تو یہ کہو کہ خدایا تو جانتا ہے کہ اگر فلاں چیز اچھی ہے تو تو مجھے دے دے اور اگر بری ہے تو اس سے مجھے بچا لے۔

جب اللہ میاں نے حضرت نوحؑ کو یہ جواب دیا کہ وہ بیٹا تیرا اہل نہیں ہے تو حضرت نوحؑ کو اپنی بشری کمزوری کا احساس ہوا اور انہوں نے دعا کی۔ اے میرے رب میں توبہ مانگتا ہوں اور آئندہ تجھ سے کوئی ایسی چیز نہیں مانگوں گا جس کی بھلائی یا برائی کا مجھے کچھ علم نہ ہو۔ اور اگر تو میری غلطی نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہ کرے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔

تم نے دیکھا نبیوں کا مقام کیسا بلند ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد سن کر انہوں نے فوراً توبہ کی کہ اللہ میاں تو مجھے معاف کر دے۔ میں آئندہ ایسی غلطی نہیں کروں گا۔ انسان کتنا ڈھیٹ اور نڈر ہے۔ گناہ پر گناہ کرتا جاتا ہے۔ توبہ و استغفار تو دور کی بات ہے سوچتا بھی نہیں کہ میں یہ گناہ کر رہا ہوں۔

طوفان اس قدر زبردست تھا کہ پانی سے پہاڑوں کی چوٹیاں تک ڈوب گئیں۔ تمہارے دل میں خیال پیدا ہوتا ہو گا کہ اللہ میاں اتنا ہی طوفان لاتا جس سے ان کے گھر ڈوب جاتے وہ اتنا طوفان کیوں لایا کہ پہاڑوں کی چوٹیاں تک پانی میں چھپ گئیں۔ دراصل حضرت نوحؑ کی قوم پہاڑی علاقے میں رہتی تھی۔ اور ہر اونچے نیچے ٹیلے پر لوگوں کے گھر ہوں گے (جیسے کوہ مری کی اونچی نیچی جگہ پر مکانات ہوتے ہیں) یہ عذاب پوری قوم کے لئے آیا تھا۔ لہٰذا ہر اونچی سے اونچی جگہ جہاں لوگ رہتے تھے غرق کر دی گئی۔ تمام قوم ڈوب گئی حضرت نوحؑ کا بیٹا اور کافر بیوی بھی ڈوب گئے۔

حضرت نوحؑ کی کشتی پانی پر تیرتی جا رہی تھی اور حضرت نوحؑ اللہ میاں کی بتائی ہوئی دعائیں کرتے جا رہے تھے۔ کہ اللہ میاں تیرا شکر ہے تو نے ہم کو ظالم قوم سے بچا لیا۔ اور ان کو ان کے انکار کی وجہ سے غرق کر دیا۔ اب تو ہماری کشتی ایسی جگہ ٹھہرا جو ہمارے لئے مبارک ہو۔ خدا تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی دعا قبول کرتے ہوئے اس کشتی کو عراق کے ایک پہاڑ جودی پر روک دیا اور زمین و آسمان کو حکم دیا کہ اے زمین اب تو اپنے پانی کو نگل جا اور اے آسمان اب تو بھی برسنے سے رک جا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے حکم سے زمین اپنے پانی کو جذب کرتی گئی۔ اور بادلوں نے آسمان پر سے پھٹنا اور چھٹنا شروع کر دیا۔ اور بارش رک گئی۔ جس پہاڑ پر حضرت نوحؑ کی کشتی رکی اس کا نام جُودی تھا۔ یہ عربی لفظ ہے جس کا مطلب ہے میرا فضل و کرم جود و سخا۔ حضرت نوحؑ کی کشتی رکی تو حضرت نوحؑ اللہ میاں کے ارشاد کے مطابق دعائیں کر رہے تھے۔ کہ اے میرے رب تو مجھے اس کشتی سے ایسی حالت میں اتار کہ مجھ پر کثرت سے برکتیں نازل ہو رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے نوحؑ! تو ہماری بھیجی ہوئی سلامتی اور برکتوں اور فضلوں کے ساتھ جو ہم نے تجھ پر اور تیرے ماننے والوں پر نازل کی ہیں یہاں اتر جا۔ اور تو اور تیرے ماننے والے ہمارے حکموں پر چلیں لیکن دیکھو تم میں سے بعض ایسی جماعتیں بھی ہوں گی جو ہمارے حکموں پر صحیح طرح نہیں چلیں گی۔ ان کو بھی ہم دنیا کے عارضی سامان دیں گے۔ مگر پھر ہماری طرف سے ان انکار کرنے والوں پر دردناک عذاب آئے گا۔

THE FRIGHTENED FACE

I never can know the length of Time
The rhythm of days - from day to day
And I can say
That all the blinking eyes
On the highest height of the skies
Can never peep
Into the distant deep
Ocean of days ahead
That does not shed
The faintest shadow
Of things unseen
As if they never will be
And never have been
Down in my anguished mind
There is a kind
of a damaging fear
Which doesn't let me clear
The hurdles of doubting thoughts
Which are tied like knots
To my timid soul
My Lord and God
How shall I play my role
Whatever the time and space
I know that Your grace
Can make me glide
With a justifiable pride
Through thick and thin of all
Be it great or small
I can cross the bars that be
And I would hold the key
To a life of glorious deeds
With golden growth and no weeds
My gracious God, let Your grace
Glitter on my frightened face.

خوف زدہ چہرہ

میں کسی صورت میں بھی
وقت کی طوالت سے آگاہی حاصل نہیں کر سکتا
نہ ہی میں دنوں کے زیر و بم کو جانتا ہوں
زیر و بم جو روز بروز ظاہر ہوتے رہتے ہیں
اور میں یہ کہہ سکتا ہوں
کہ آسمانوں کی انتہائی بلندیوں پر بھی جھپکنے والی آنکھیں
اس دور دراز کے گہرے سمندر میں
جو آنے والے دنوں کا سمندر ہے
جھانک نہیں سکتیں
یہ سمندر ایک ہلکا سا بھی عکس ان باتوں پر نہیں ڈالتا
جو ابھی نادیدہ ہیں
گویا کہ وہ کبھی معرض وجود ہی میں نہیں آئیں گی
اور کبھی موجود ہی نہیں تھیں
میرے تکلیف سے بھرپور دل میں ایک قسم کا خوف موجود ہے
جو مجھے اپنے شک و شبہ والے خیالات واضح نہیں کرنے دیتا
یہ خیالات دھندلکوں کی طرح ہیں
اور ان کا تعلق میری جلدی سے ڈر جانے والی روح کے ساتھ ہے
میرے مولا اور میرے خدا! میں اپنا کردار کس طرح ادا کروں گا
یہ وقت اور یہ خلا
میں جانتا ہوں کہ تیرا فضل
مجھے ان میں سے تیراتے ہوئے آگے لے جا سکتا ہے
اور یہ بات میرے لئے جائز فخر کا باعث ہے
مجھے تیرا فضل
ہر تنگ و تاریک جگہ سے
چاہے وہ بڑی ہو یا چھوٹی
نکال کر لے جا سکتا ہے

باقی صفحہ ۵ پر

دورِ حاضر کے تقاضے

لاہور کے ایک جہاں دیدہ و عمر رسیدہ اور حساس وبالغ نظر شہری کا مکتوب۔ بلا تبصرہ

"۔۔ آپ کو ایک عرصے سے پڑھ رہا ہوں۔ مگر آپ کا ہم خیال وہم نوا ہونے کے باوجود میری رائے آپ کے بارے میں یہی ہے کہ آپ صحرا میں اذان دے رہے ہیں۔ بالفاظ دیگر بنجر زمین میں بیج بکھیر رہے ہیں۔

حضرت! "ہم لوگ" جن کی ایک ٹانگ تقسیم ہند سے قبل کے سرحد پار کے معاشرے میں رہی اور دوسری اس نوزائیدہ ملک میں ہے ہمیں قدم قدم پر گردوپیش کے معاشرتی مناظر دیکھ کر گھٹن۔ کڑھن اور کرب ضرور محسوس ہوتے ہیں۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ نئی نسل ایسے کسی مخمصے سے دوچار نہیں اور نہ ہونا چاہئے کیونکہ اس کی آنکھ ہی اس مادیت گزیدہ معاشرت میں کھلی ہے۔ ۱۹۴۷ء سے قبل کی معاشرت پر اسلام اور مشرقیت کی چھاپ بڑی گہری تھی۔ لیکن دور حاضر کی معاشرت کا اسلام' اخلاقیات اور مشرقیت سب کو چھوڑ کر تعلق صرف مادیت سے ہے اس لئے مہرووفا۔ اخوت پر مبنی ربط وضبط اور اخلاقیات کی جن اقدار پر ہم مرتے ہیں اسے یہ سب کہانیاں اور افسانے محسوس ہوتی ہیں اس لئے وہ ان سے کوئی سبق حاصل کرنے کی بجائے ان سے ویسا ہی معاملہ کرتی ہے جیسا معاملہ افسانوں اور کہانیوں سے کیا جانا چاہئے۔ کہنے کا مطلب یہ کہ دور حاضر کے تقاضے وہ نہیں ہیں جنہیں آپ یا میں سینے سے لگائے بیٹھے ہیں یا جو آج سے نصف صدی قبل تھے۔ یہ دور ان تمام تقاضوں' اقدار اور اخلاقیات کو بہت دور چھوڑ آیا ہے۔

سچ پوچھیے تو میرے خیال میں یہ دور خدا اور رسول" پر بھی عملاً ایمان نہیں رکھتا ان دونوں ہستیوں کے احکامات وارشادات کو واجب التعظیم اور قابل عمل نہیں سمجھتا۔ ورنہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک "الہامی صحیفہ" تو تختہ دار کی موت کو لعنتی "موت قرار دے مگر یہ "شہید" سمجھے یا خدائے جبار و قہار تو "عذاب النار" سے بچنے کی دعا مانگتے رہنے کی تلقین فرمائے مگر یہ دور اسی عذاب النار میں جل مرنے والے کو "شہید" قرار دے۔

پھر اسلام نے تجارت کو احسن ذریعہ روزگار قرار دیا مگر ایسی تجارت کو جس میں کوئی دھوکا نہ ہو۔ جو ناپ تول میں پوری ہو۔ جو خالصۃ "نوع انسانی کی بہبود اور فلاح کے لئے کی جائے۔ مگر آج "تجارت" کے نام پر جو دھندا ہم نے اختیار کر رکھا ہے۔ اس کا تو دیانت نام کی کسی چیز سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ تو سراسر فریب کاری اور دھوکا ہے۔ اعلیٰ کہہ کر صارف کو گھٹیا چیز فروخت کرنا۔ جو ناپ تول میں بھی کم ہو۔ اور پھر اس کمترشے کے اعلیٰ ترین شے والے دام وصول کرنا۔ اور جب فریب اور عیاری سے کمائی اس حرام دولت سے تجوری چھلکنے لگے تو خدا اور رسول" کو مزید فریب دینے کے لئے اپنی اسی مکروہ و منحوس دولت سے "حج یا عمرہ" کے لئے نکل کھڑے ہونا اور بقول شخصے (بزعم خویش) وہاں سے اپنی تمام پہلی بدعنوانیوں پر خط تنسیخ کھنچوا کر آتے ہی پہلے سے کہیں مستعدی کے ساتھ پھر وہی لوٹ شروع کر دینا۔

اس دور کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ عام معاشرتی زندگی میں اول تو کسی پر بھول کر بھی احسان نہ کرو اور اگر نادانستگی میں کبھی ایسی غلطی سرزد ہو جائے تو زیر احسان کو وقت بے وقت بار بار بتاتے اور جتلاتے رہو اور جب تک اس کی وہ (۱۰) گنا قیمت وصول نہ کر لو اسے نہ خود بھولو اور نہ دوسرے شخص کو بھولنے دو۔

اور اگر زیر احسان شخص قدرے ذی اثر اور طاقتور ہو تو پھر اس سے ہمہ وقت بچ کر رہو کیونکہ یہ دور احسان کا احسان سے بدلہ دینے کا قائل نہیں "ایسی مار مارنے" کا ہے کہ محسن پھر کبھی آنکھ مل کر بات کرنے کے قابل بھی نہ رہے۔

وطن عزیز کا آئین بلاامتیاز رنگ ونسل و مذہب ہر شہری کو ترقی کے یکساں مواقع مہیا کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔ اس لئے اخلاقیات یا شرافت و دیانت اور محنت و صلاحیت سے کام لینے کی بجائے عقل سے کام لو۔ دماغ استعمال کرو۔ اس ملک میں ایسے کاروبار بھی تو ہیں جن کے لئے آپ کو ذرا بھی محنت نہ کرنی پڑے اور جن میں آپ کو ذرا بھی سرمایہ نہ لگانا پڑے بس پہلے چرب زبانی سے اختیار واقتدار حاصل کیجئے۔ پھر اس اختیار کے بل پر بینکوں سے قومی سرمایہ حاصل کر کے کارخانے' فیکٹریاں اور ملیں لگائیے۔ کیونکہ اقتدار وہ سلیمانی چادر ہے جس کے ہاتھ آتے ہی ہر حرام حلال ہو جاتا ہے۔

میری طرح آپ بھی روزانہ اخبارات میں چٹپٹی سرخیوں کے ساتھ رہزنی چھینا جھپٹی اور ڈاکہ زنی کی سنسناہٹ بھری خبریں پڑھتے رہتے ہوں گے میں ہمیشہ ان خبروں کو پڑھ کر سوچتا ہوں کہ ان اخبار فروشوں کو رہزنوں۔ لیٹروں اور ڈاکوؤں کا وہی طبقہ کیوں نظر آتا ہے جو عوام کو سڑکوں پر لوٹتا ہے۔ کاریں موٹر سائیکل چھینتا یا گھروں میں ڈاکے ڈالتا ہے۔ وہ غاصب لٹیرے اور ڈاکو نظر کیوں نہیں آتے جو دن دہاڑے اعلیٰ دفاتر میں بیٹھ کر آئینی قواعد و ضوابط کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر خزانہ عامرہ پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور جن کا یہ محبوب مشغلہ اعلیٰ سرکاری حکام اور اہلکاروں کو ایسا مرغوب ہوا ہے کہ کوئی سرکاری' بلدیاتی' نیم سرکاری ادارہ اس وقت تک سرکاری' بلدیاتی یا نیم سرکاری کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہوتا۔ جب تک اس کے ہر شعبے کے فنڈ زہڑپ نہ کئے جاسکیں۔

دراصل اس دور کی اپنی اقدار ہیں۔ اس کا اپنا طرز زندگی ہے۔ معاملات اور ربط وضبط کے اپنے آداب اور قرینے ہیں اس میں لوٹ مستحب۔ عیاری فن اور فریب کاری آرٹ کہلاتی ہے بشرطیکہ تیکنیک جدید اور الکٹرانک ہو۔ آپ کے دور میں ایک بھائی کو دوسرے بھائی سے لڑانا معیوب سمجھا جاتا تھا مگر یہ دور قوموں کو قوموں سے لڑاتا اور اپنے اس شغل پر فخر کرتا ہے۔ اس دور کا بنیادی اصول یہ ہے کہ "جو خود بڑھ کر اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے" جو اپنی تعریف آپ نہیں کرتا اور اپنی نیکوکاری کا ڈھنڈورا نہیں پیٹتا وہ اس دور کا سب سے ناقص العقل انسان ہے۔ حضرت! اس دور میں تو فقیری منوانے اور درویشی کا اعتبار جمانے کے لئے بھی درجنوں کارندے رکھنا پڑتے ہیں۔

آپ کن پرانی باتوں کے پیچھے پڑ گئے۔ اب یہاں پرانے سکے نہیں چلتے۔ یہ جدید دور ہے اور اس دور کے بندوں کی سوچ بھی جدید ہے۔ اس دور کی خدادوستی بھی دراصل خدا فروشی ہے کاروبار ہے۔ اور دینداری ایسی تجارت کا دوسرا نام ہے جس کا رنگ و روغن بے دینی اور بددیانتی سے نکھرتا ہے۔"

(ہفت روزہ لاہور ۳۰۔ جولائی ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۴

میں ان رکاوٹوں کو پار کر سکتا ہوں
جو میرے سامنے آئیں
اور اس وقت میرے پاس شاندار کارناموں
والی زندگی کی کلید موجود ہوگی
اور میری بڑھوتی نہایت سنہری
جس میں کسی قسم کی جڑی بوٹیاں موجود نہ ہوں
اے میرے فضل کرنے والا خدا
اپنی تجلی کو جس کا تعلق تیرے فضل سے ہے
میرے خوفزدہ چہرے پر چمکار ڈالنے کا باعث
بنا۔

حقیقت میں وہی گھر جنت بنتے ہیں جہاں انسان باہر سے جب لوٹتا ہے تو اسے سکون ملتا ہے۔
حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

جواں ہمت انصار کو کام کا موقع دیا جائے

۲۲۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء کو حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا:۔

میں سمجھتا ہوں کہ بڑی عمر کے لوگوں کو ضرور یہ احساس اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے کہ وہ شباب کی عمر میں سے گذر کر اب ایک ایسے حصہ عمر میں سے گذر رہے ہیں جس میں دماغ تو سوچنے کے لئے موجود ہوتا ہے مگر زیادہ عمر گذرنے کے بعد ہاتھ پاؤں محنت مشقت کے کام کرنے کے قابل نہیں رہتے اس وجہ سے ان کے لئے ضروری ہے کہ اب وہ اپنے کاموں کے سرانجام دینے کے لئے کچھ نوجوان سیکرٹری (۴۰ سال سے اوپر کے مگر زیادہ عمر کے نہ ہوں) مقرر کریں۔ جن کے ہاتھ پاؤں میں طاقت ہو اور وہ دوڑنے بھاگنے کا کام آسانی سے کر سکیں تاکہ ان کے کاموں میں سستی اور غفلت کے آثار پیدا نہ ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ ۴۰۔ سال سے ۵۵۔ سال کی عمر تک کے لوگوں پر نظر دوڑاتے تو انہیں ضرور اس عمر کے لوگوں میں سے ایسے لوگ مل جاتے جن کے ہاتھ پاؤں بھی ویسے ہی چلتے جیسے ان کے دماغ چلتے ہیں مگر انہوں نے اس طرف توجہ نہ کی اور صرف انہی کو سیکرٹری مقرر کر دیا جن کا نام میں نے ایک دفعہ لیا تھا' حالانکہ ہر سیکرٹری کے ساتھ انہیں ایسے آدمی لگانے چاہئیں تھے۔ جو اپنی عمر کے لحاظ سے گو خدام الاحمدیہ میں شامل نہ ہو سکتے تھے مگر اپنے اندر نوجوانوں کی سی ہمت اور طاقت رکھتے۔ دوڑنے بھاگنے کی قوت بھی ان میں موجود ہوتی محنت اور مشقت کے کام وہ بآسانی کر سکتے لوگوں کو بار بار جگاتے اور بار بار بیدار کرنے کی کوشش کرتے۔ اگر اب بھی وہ ایسا کریں اور جواں ہمت انصار اللہ کو سیکرٹریوں کے نائب مقرر کر دیں تو میں امید کرتا ہوں کہ ان کے اندر وہ بیداری پیدا ہو سکتی ہے جس بیداری کو پیدا کرنے کے بغیر محض نام کا انصار اللہ ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔

(راہ ہدیٰ ص ۱۸)

تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

افغان لیڈر شپ کونسل کا خاتمہ

افغانستان کے تاریخی ہرات فورم نے ایک لاکھ افراد پر مشتمل ایک فوج قائم کرنے کا اعلان کیا ہے جو سڑکوں کو کھولے گی اور امن و امان اور تحفظ کو یقینی بنائے گی۔ اس فورم میں بھاری تعداد میں سماجی، کلچرل، اور سیاسی شخصیات کے علاوہ تمام صوبوں کے گورنروں، افغان ٹیکنو کریٹس (جو یورپ امریکہ اور مشرق وسطیٰ میں قیام پذیر ہیں) نے شرکت کی اور متفقہ طور پر متعدد فیصلے کئے۔ اس میں اقوام متحدہ کے نمائندگان نے بھی شرکت کی۔

افغانی سفارت خانے کے پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اس فورم کی حیثیت اس وقت افغانستان کی عظیم قومی کونسل کی ہے اور موجودہ حالات میں اس کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔

اس فورم کے تحت جو فیصلے کئے گئے ہیں ان کے مطابق لیڈر شپ کونسل کو ختم کر دیا گیا ہے۔ لیڈر شپ کی یہ کونسل اس وقت افغانستان میں فیصلے کرنے والا سب سے بڑا ادارہ تھا۔ عظیم روایتی کونسل کا اجلاس نومبر ۱۹۹۴ء میں ہو گا۔ عظیم کونسل کے قیام کے لئے ایک ۴۰ رکنی کمیشن مقرر کیا گیا ہے جس کے اراکین تمام جماعتوں سے لئے جائیں گے۔ اس کا کام عظیم کونسل کا انعقاد ہے۔ سابق کمیونسٹ حکومت کے سربراہ ڈاکٹر نجیب پر مقدمہ چلایا جائے گا اور بچے کھچے کمیونسٹوں کے خلاف جہاد جاری رہے گا۔ جنگ کا تاوان رشین فیڈریشن سے طلب کیا جائے گا۔

پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ اس فورم میں شرکت کے لئے تمام جماعتوں کو دعوت نامے بھجوائے گئے تھے۔ ان میں سے بعض نے شمولیت پر آمادگی ظاہر کی لیکن وہ شمولیت نہ کر سکے۔

موجودہ صورت حال کے حل کے لئے ہرات فورم نے یہ تجویز کیا ہے کہ افغانستان کے صدر برہان الدین ربانی اپنا استعفیٰ عظیم کونسل میں پیش کریں گے اس کے بعد نیا لائحہ عمل ترتیب دیا جائے گا۔

الارقم پر پابندی

ملائیشیا کی مذہبی تنظیم الارقم پر پابندی لگا دی گئی ہے اور ملائیشیا کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر اس تنظیم نے اپنے "انحراف شدہ اسلام" کا پرچار جاری رکھا تو اس کے کیمونز کو توڑ پھوڑ دیا جائے گا۔

ملائیشیا کی قومی فتویٰ کونسل نے اعلان کیا ہے کہ الارقم اپنے بزنس اور سکول نہیں چلائے گی اور اپنی تعلیمات کا پرچار نہیں کرے گی اس تنظیم کا کہنا ہے کہ موعود مسیح جلد ظاہر ہونے والا ہے۔ اس تنظیم کے ایک لاکھ پیروکار ملائیشیا کے ۴۸ کیمونل دیہات میں رہتے ہیں۔ یہ دیہات ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔

وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا کہ اگر اس فرقہ نے اپنی تعلیمات کا پرچار جاری رکھا تو اسے روک دیا جائے گا۔ حکومت اس فرقہ کے خلاف جن قوانین کے تحت کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ان میں خفیہ سوسائٹی بنانے کا ایکٹ، تعلیمی ایکٹ، تجارتی ایکٹ، پرنٹنگ پریسوں اور مطبوعات کا ایکٹ شامل ہیں۔

حکومت کے اعلان کے تحت اس فرقہ کے ۲۰۰ کے قریب سکول بند کر دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اس فرقہ کے تحت چلنے والی منی مارکیٹیں، فارم، خوراک تیار کرنے کی فیکٹری اور دیگر کاروباری ادارے اب الارقم کا نام استعمال نہیں کریں گے۔ الارقم کے اثاثہ جات ۳۰ کروڑ رنگٹ (ایک کروڑ ۱۵ لاکھ ڈالر) ہیں۔

ماؤنٹ ایورسٹ چھوٹی ہو گئی

چین میں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ دنیا کی بلند ترین چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ ۱ء۸۶ میٹر کم ہو گئی ہے۔ ۱۷ سال قبل ۱۹۷۵ء میں یہ پیمائش ریکارڈ کی گئی تھی۔ چین کے سرکاری ادارے نے ۱۹۹۲ء میں جو پیمائش کی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ پہلے اس چوٹی کی بلندی ۸۸۴۸ء۱۳ میٹر تھی جو اب کم ہو کر ۸۸۴۶ء۲۷ میٹر رہ گئی ہے۔ چین میں ماؤنٹ ایورسٹ کو ماؤنٹ کو مولنگما کہا جاتا ہے۔ اس چوٹی کی اونچائی معلوم کرنے کے لئے جدید ترین حساس آلات استعمال کئے گئے ہیں۔ جس میں گلوبل سیٹلائٹ پوزیشننگ سسٹم اور لیزر پیمائش کی ٹکنالوجی شامل ہے سرکاری خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ چین کے ماہرین نے اٹلی کے کوہ پیماؤں سے مل کر جو سروے کیا تھا اس کا تخمینہ لگانے میں ایک سال کا عرصہ لگ گیا۔

یاسر عرفات کی شکایت

فلسطینی تنظیم آزادی کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات نے شکوہ کیا ہے کہ اسرائیل فلسطین کی خود مختاری کے معاملات میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ انہوں نے اسرائیلی وزیر اعظم پر یہ الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ اس کی ذمہ داری امریکہ پر عائد ہوتی ہے جو خود مختاری کے اس معاہدے کا ضامن ہے۔ انہوں نے خبر دار کیا کہ اگر اسرائیل نے یہ سلسلہ جاری رکھا تو تین ماہ قبل طے پانے والا خود مختاری کا سمجھوتہ ناکام ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس سمجھوتے کی خلاف ورزی کے لئے اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر رابن کو ذمہ دار قرار دیتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اس معاملے پر امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر سے بات چیت کریں گے۔ مسٹر کرسٹوفر مشرق وسطیٰ کے دورے پر پہنچ چکے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ میں وارننگ دیتا ہوں کہ اگر امن سمجھوتہ پر صرف ایک فریق یکطرفہ طور پر عمل کرتا رہا تو صورت حال دھماکہ خیز ہو جائے گی۔

اسرائیل نے مئی میں غازہ اور جریکو کے علاقے کا بیشتر انتظام فلسطینیوں کے سپرد کر دیا تھا۔ مسٹر یاسر عرفات نے پہلی بار کھل کر اسرائیل پر اس سمجھوتے کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ اسرائیل نے غازہ اور مصر کے درمیان سرحد کو گذشتہ ۲۰ روز سے بند کر رکھا ہے جس کے نتیجے میں فلسطینی شدید مصائب کا شکار ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسرائیل جان بوجھ کر مصری قصبے العریش سے آنے والے ان دو ہیلی کاپٹروں کی آمد کو تاخیر میں ڈال رہا ہے جس کی وجہ سے وہ جریکو کا دورہ نہیں کر سکتے۔ معاہدے کے مطابق فلسطینیوں کو غازہ پٹی اور جریکو کے درمیان جو تین محفوظ راستے دیئے گئے تھے اسرائیل نے ان میں سے ایک بھی ابھی تک فلسطینیوں کے حوالے نہیں کیا۔ یہ تمام امور معاہدے میں طے کر دیئے گئے تھے اور اب اسرائیل کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہی کہ وہ ان پر عمل در آمد کرے۔

اوزون ٹکنالوجی کی فراہمی

جرمنی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ خیر سگالی کے اظہار کے طور پر اوزون ٹکنالوجی ترقی پذیر ملکوں کو فراہم کرے گا تاکہ اس سے ماحولیات کو پہنچنے والے شدید نقصانات کا ازالہ کیا جا سکے۔ اس مقصد کے لئے ابتدائی طور پر تین سال کے عرصے کے لئے جرمنی نے ۵۰ لاکھ مارک (۳۰ لاکھ ڈالر) کا فنڈ جاری کیا ہے اس فنڈ سے چین اور بھارت میں ایک پائلٹ پلانٹ نصب کیا جائے گا۔ یہ اقوام متحدہ ۱۹۹۰ء کے مانٹریال پروٹوکول کے تحت کیا گیا ہے جس کے تحت اس منصوبے پر ترقی پذیر ممالک میں خرچ ہونے والی تمام رقم صنعتی طور پر ترقی یافتہ ممالک ادا کریں گے۔ اس کے تحت اوزون کو نقصان پہنچانے والے عناصر کا خاتمہ کیا جائے گا جس سے ماحولیات کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔

جرمن چرچ / غریبوں کے حق میں

جرمنی میں ۱۶۔ اکتوبر کو عام انتخابات ہو رہے ہیں اس موقع پر ایک غیر معمولی بات یہ ہوئی ہے کہ جرمنی کے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک چرچوں نے مشترکہ طور پر ووٹروں سے کہا ہے کہ وہ اپنے ووٹ ان کو دیں جو تیسری دنیا کی بہبود کے لئے کام کرنے کا عہد کریں۔ اس بیان میں کہا گیا ہے کہ تیسری دنیا کے غریب لوگوں کو فراموش کر دینا ایک تنگ نظر سوچ ہے۔ ہم ووٹروں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ تیسری دنیا کے غریب ملکوں کو فراموش نہ کریں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ دنیا بھر میں جو فیصلے جرمنی کرتا ہے اس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے جرمنی کی اس پوزیشن کو ووٹروں کو ضرور سامنے رکھنا چاہئے۔

اس بیان میں گوئٹے مالا کے کافی کاشتکاروں، روانڈا کے مہاجرین، اور تھائی لینڈ کی خواتین فیکٹری ورکرز کے مسائل کو اٹھایا گیا ہے اور ووٹروں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے امیدواروں سے یہ سوال کریں کہ وہ ان غریب لوگوں کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ غریبوں کے لئے امیر ممالک اپنے کل بجٹ کا ۰ء۷ فیصد مقرر کریں جبکہ جرمنی نے اس مقصد کے لئے صرف ۰ء۳۶ فیصد رقم مختص کی ہے۔ جبکہ ۱۹۹۲ء میں شرح ۰ء۳۹ فیصد، ۱۹۹۱ء میں ۰ء۴۰ فیصد اور ۱۹۹۰ء میں (صرف سابق مغربی جرمنی کی) یہ شرح ۰ء۴۲ فیصد تھی۔ یہ صورت حال جرمن چانسلر مسٹر ہلمٹ کوہل کے ان اعلانات کے برعکس ہے جس میں کہا گیا تھا کہ غریب ملکوں کے لئے امداد میں کمی نہیں کی جائے گی۔ اور اس مقصد کے لئے متحدہ جرمنی کی ترقی کا بہانہ نہیں پیش کیا جائے گا۔

یاد رہے کہ جرمن وزیر اقتصادی تعاون نے کہا تھا کہ جرمنی اپنے بجٹ کا ۰ء۷ فیصد تیسری دنیا کے ممالک کے لئے مختص کرنے کا پابند ہے۔

اس بیان میں کہا گیا ہے کہ دنیا بھر کی ۸۰ فیصد تجارت امیر ملکوں کے درمیان ہوتی ہے جس

سے غریب ملکوں کا حصہ بہت کم رہ جاتا ہے اور کئی قسم کی تجارتی پابندیاں عائد ہونے کی وجہ سے یہ حصہ بھی بہت کم ترقی پذیر ممالک کو پہنچتا ہے۔ اور ان کی غربت دور کرنے کی کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی جاتی۔

بقیہ صفحہ ۱

منظور احمد صاحب گوجرانوالہ لکھتی ہیں کہ جون ۱۹۷۴ء میں جب حالات خراب ہوئے تو پولیس میرے بیٹے مسعود کو گرفتار کر کے حوالات میں لے گئی۔ اگلے دن گھر پر حملہ ہو گیا عورتوں کو ایک اور گھر میں پہنچا دیا گیا۔ اور پھر میرے خوبصورت پاک سیرت لخت جگر محمود میرے داماد سعید احمد اور میرے خاوند چوہدری منظور احمد کو ظالمانہ طور پر اللہ کے راستے میں قربان کر دیا گیا۔ میں اور میری بیٹی انیسہ اپنے پیاروں کے آخری دیدار سے بھی محروم رہے۔ وہ لکھتی ہیں میں بتاؤں تو کیسے بتا سکوں وہ کس قیامت کے لمحے تھے۔ انہوں نے سوال کرنے والی عورت کو کہا کہ تم پوچھتی ہو کہ میں بتاؤں کہ مجھ پر کیا گذری تم خود بتاؤ کہ مجھ پر کیا گذری ہوگی جس کا خاوند‘ بیٹا اور داماد اللہ کی راہ میں جان سے گذر گیا ہو اس پر کیا گذرتی ہے۔ یہ تین تو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ چھوٹا بیٹا شدید زخمی ہوا۔ بڑا حوالات میں بند تھا۔ اللہ ہی ہے جس نے صبر کی توفیق دی۔

مکرمہ صفیہ صدیقہ صاحب خدا کی راہ میں جان قربان کرنے کا واقعہ بیان فرماتی ہیں کہ یکم جون کو جلوس سول لائین گوجرانوالہ کے گھروں پر حملہ آور ہوا۔ محمود احمد کی عمر ۱۷ سال تھی‘ سفید رنگ‘ لمبا قد اس کے ہاتھ میں بندوق تھی کسی نے ہاتھ پر ڈنڈا مار کر بندوق چھین لی۔ جلوس میں سے کسی نے کہا کلمہ پڑھ۔ اس نے کلمہ پڑھا اور پھر کہا میں سچا احمدی ہوں۔ کسی نے کہا کہ مرزا صاحب کو گالی دو۔ اس نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا کہ یہ کام میں کبھی نہ کروں گا۔ س ہستی کو گالیاں کیسے دوں جو جان سے زیادہ پیاری ہے۔ اس کے بعد (حضرت بانی سلسلہ) زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کا نعرہ لگایا۔ جلوس نے لڑکے کو اٹھا کر چھت سے نیچے پھینک دیا۔ مکرمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں میرا محمود نہایت خوبصورت خوب سیرت‘ پاک طینت تھا۔ بچپن سے ہر کسی کا ہمدرد تھا۔ پانچوں نمازیں بیت میں پڑھتا تھا۔ باپ کی طرح باغیرت تھا۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحب اہلیہ مکرم قریشی محمود احمد صاحب بیان فرماتی ہیں کہ قریشی صاحب کو اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کا بہت شوق تھا۔ جب آپ کے ماموں زاد بھائی محترم مقبول احمد صاحب کو فروری ۱۹۸۱ء میں پنوں عاقل میں خدا کے رستے میں جان دینے کا اعزاز حاصل ہوا اور جب یہ اپنے بھائی کو بہشتی مقبرہ میں قبر میں اتار رہے تھے تو کہنے لگے یہ رتبہ خوش نصیبوں کو ملا کرتا ہے۔ کاش مجھے بھی یہی رتبہ ملے اور میں یہاں ہی (بہشتی مقبرہ میں) آجاؤں۔ مکرمہ رشیدہ صاحب لکھتی ہیں کہ ۲۹ جولائی ۱۹۸۳ء کو شام ۷ بجے جب ایک ہندو دوست کے کام سے جانے لگے تو میں نے کہا کہ واپس دوسرے راستے سے آئیں خطرہ ہے۔ فرمانے لگے جو رات قبر میں آنی ہے وہ باہر نہیں آسکتی۔ ایک دن ایک دوست سے ملنے گئے۔ تین آدمیوں نے حملہ کیا آپ نے وہیں جان دے دی۔ آخری وقت میں اپنے بیٹے سے کہا‘ احمدیت نہ چھوڑنا خواہ تمہیں بھی جان دینی پڑے۔ بچیوں کا سر فخر سے بلند ہے کہ ان کے والد نے خدا کی راہ میں جان دینے کا مرتبہ حاصل کیا۔ موت تو آنی ہے کسی بھی طرح آسکتی ہے۔

حضرت صاحب نے خدا کی راہ میں جان دینے والی احمدی خاتون مکرمہ رخسانہ طارق صاحبہ کا بھی ذکر فرمایا۔ ان کے خاوند نے بتایا کہ یہ عظیم بات میں نے رخسانہ میں دیکھی کہ وہ شادی کے چند دن بعد ہی اپنا جہیز ضرورت مندوں میں بانٹنے لگی۔ غریبوں کی مدد کر کے اس کے چہرے پر ایسی روشنی آتی جیسے سورج نکل آیا ہو۔ ان کو عید کے دن ان کے جیٹھ نے گولیوں کا نشانہ بنا کر خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔ انہوں نے اپنے خاوند سے ایک بار کہا تھا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے پہاڑی کے دامن میں دفن کرنا۔ اس سے مراد ربوہ تھا۔

حضرت صاحب نے مکرمہ مریم سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب کا ذکر فرمایا۔ ۱۹۵۳ء کے فسادات میں مخالفین دھوکہ دے کر علاقہ غیر میں لے گئے اور خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔ وہ لکھتی ہیں کہ جب مجھے اپنے خاوند کی وفات کی اطلاع ملی تو میں نے اپنے آپ کو دلاسا دیا۔ بچوں کو خدا کے سپرد کر کے میاں کی لاش لینے اکیلی نکل کھڑی ہوئی۔ میں لاش تلاش کرتی پھرتی تھی اور شہر کے لوگ میرے شوہر کے قتل پر خوشیاں منا رہے تھے۔ قریب کوئی احمدی نہ تھا۔ کوئی میرے غم میں شریک نہ تھا۔ اکیلے سارا کام کیا۔ ٹرک کا انتظام کیا۔ اور چاروں بچوں کو ساتھ لیکر ربوہ روانہ ہو گئی۔ شوہر کی دکان بھی لوٹ لی گئی تھی۔ وہ بتاتی ہیں کہ خدا کی پکڑ بڑی سخت ہوتی ہے۔ ان کا قاتل پاگل ہو گیا۔ گلیوں میں نیم برہنہ پھرتا رہا۔ آخر ایک دن ہمیشہ کے لئے کہیں غائب ہو گیا جو شخص بہانے سے ساتھ لے گیا تھا اس کے یکے بعد دیگرے تین بھائی اور باپ مر گیا۔ اور یہ تنہا رہ گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا جنہوں نے احمدیوں سے ظالمانہ سلوک کیا پھر اللہ نے ان سے کیا سلوک کیا یہ واقعات تحقیق کر کے معلوم کئے جائیں۔ یہ اللہ کے نشانات ہیں۔ ●

حضرت صاحب نے ڈاکٹر منور احمد صاحب سکرنڈ کے راہ خدا میں جان قربان کرنے‘ ثریا صاحبہ علی پور گوجرانوالہ کے بہنوئی عنایت محمد اور والد غلام قادر صاحب کی راہ خدا میں جان قربان کرنے اور ڈاکٹر عبدالقدیر جدران کی ۱۹۸۴ء میں راہ خدا میں جان قربان کرنے کے واقعات بیان فرمائے۔ مکرمہ امتہ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر انعام الرحمان صاحب انور نے بتایا کہ جب سندھ کے علاقے میں حالات خراب ہوئے تو ڈاکٹر صاحب نے علاقہ چھوڑنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ پھر یہ علاقہ احمدیت سے خالی ہو جائے گا۔ اور کہا کہ اگر سندھ کی سرزمین میرا خون چاہتی ہے تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک دن ہم دونوں بازار گئے۔ مجھے ایک دوکان پر چھوڑا اور خود گوشت لینے اندر گئے۔ پیچھے سے اچانک دشمنوں نے حملہ کر کے موقع پر ہی خدا کی راہ میں قربان کر دیا وفات کے وقت اپنے خون میں انگلیاں ڈبو کر کلمہ لکھا۔ مجھے پتہ لگا تو میں اندر گئی۔ اس وقت وہ خون میں لت پت گرے ہوئے تھے۔ میرے سامنے تڑپتے ہوئے جان دے دی۔

حضرت صاحب نے فرمایا راہ خدا میں جان دینے والے خود بھی زندہ ہو جاتے ہیں اور اپنی قوموں کو بھی زندہ کر جاتے ہیں۔ ان کی زندگیوں سے قومیں زندگی پاتی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا آپ کے لئے راہ عمل معین کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مردوں عورتوں اور بچوں کو مزید ابتلاؤں سے بچائے۔ لیکن اللہ بہتر جانتا ہے کہ جماعت کو کب اللہ کی راہ میں جانوں کی قربانیوں کی ضرورت ہے۔ اگر کبھی ایسے حالات پیش آ جائیں تو میری نصیحت ہے کہ دنیا چند روزہ ہے جو بھی ہو جائے اپنے ایمان کو سلامت رکھتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہوں۔ آپ ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جائیں گے۔ حضرت صاحب نے فرمایا آج دعوت الی اللہ کا دور ہے احمدی خواتین اس میدان میں حیرت انگیز قربانیاں پیش کر رہی ہیں۔ چاہے دعوت الی اللہ میں جان بھی قربان کرنا پڑے اس سے رکنا نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا احمدیت اب ایسے عظیم دور میں داخل ہو رہی ہے جہاں پیمانے بدل گئے ہیں۔ وہ ممالک جہاں بیسیوں سالوں میں چند سو یا چند ہزار بیعتیں ہوتی تھیں ان کے رجحانات بدل رہے ہیں۔ اس لئے راہ عمل میں اپنے قدم نہ روکیں۔ مسلسل آگے بڑھتی رہیں۔ اگر بڑی سے بڑی قربانی کے لئے بھی بلایا جائے تو ہنستے ہوئے قربانی پیش کریں۔

بقیہ صفحہ ۳

ہے۔ اور چونکہ آج کل ماہ رمضان ہے اور تم لوگوں میں سے بہتوں کے روزے ہوں گے اس لئے یہ بات میں نے روزہ پر بیان کی ہے۔ اگر ایک شخص روزہ بھی رکھتا ہے اور غیبت بھی کرتا ہے۔ اور تجسس اور نکتہ چینیوں میں مشغول رہتا ہے تو اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔

اب جو غیبت کرتا ہے وہ روزہ کیا رکھتا ہے وہ تو گوشت کے کباب کھاتا ہے۔ اور کباب بھی اپنے مردہ بھائی کے گوشت کے۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ غیبت کرنے والا حقیقت میں ہی ایسا بد آدمی ہوتا ہے۔ جو اپنے مردہ بھائی کے کباب کھاتا ہے۔ مگر یہ کباب ہر ایک آدمی نہیں دیکھ سکتا۔ ایک صوفی نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک شخص نے کسی کی غیبت کی۔ تب اس سے قے کرائی گئی تو اس کے اندر سے بوٹیاں نکلیں جن سے بو بھی آتی تھی۔

یاد رکھو یہ کہانیاں نہیں یہ واقعات ہیں۔ جو لوگ بدظنیاں کرتے ہیں۔ جب تک اپنی نسبت بدظنیاں نہیں سن لیتے نہیں مرتے۔ اس لئے میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور درد دل سے کہتا ہوں کہ غیبتوں کو چھوڑ دو۔ بغض اور کینہ سے اجتناب اور بہ کلی پرہیز کرو۔ اور بالکل الگ تھلگ رہو۔ اس سے بڑا فائدہ ہو گا۔ میری نہ کوئی جاگیر مشترکہ ہے نہ کوئی مکان مشترکہ ہے۔ میرا کوئی معاملہ دنیا کا کسی سے مشترکہ نہیں۔ اسی طرح میں اوروں پر قیاس کرتا ہوں کہ وہ بھی یہاں آکر الگ تھلگ ہوں گے۔ اور اگر کچھ معمولی سی شراکت ہو گی بھی تو کوشش کرنے سے بالکل الگ رہ سکتے ہیں۔ انسان خود بخود اپنے آپ کو پھندوں میں پھنسا لیتا ہے ورنہ بات سہل ہے جو لڑکے دوسروں کی نکتہ چینیاں اور غیبتیں کرتے ہیں۔ اللہ کریم ان کو پسند نہیں کرتا۔ اگر کسی میں کوئی غلطی دیکھو تو خدا تعالیٰ سے اس کو راہ راست پر چلنے کی توفیق دیوے۔ یاد رکھو اللہ کریم تواب الرحیم ہے۔ وہ معاف کر دیتا ہے۔ جب تک انسان اپنا نقصان نہ اٹھائے۔ اور اپنے اوپر تکلیف گوارا نہ کرے کسی دوسرے کو سکھ نہیں پہنچا سکتا۔ بدصحبتوں سے بہ کلی کنارہ کش ہو جاؤ۔ خوب یاد رکھو کہ چوہڑی یا لوہار کی بھٹی یا کسی عطار کی دکان کے پاس بیٹھنے سے ایک جیسی حالت نہیں رہا کرتی۔ ظن کے اگر قریب بھی جانے لگو تو اس سے بچ جاؤ۔ کیونکہ اس سے پھر تجسس پیدا ہو گا۔ اور اگر تجسس تک پہنچ چکے ہو تو پھر بھی رک جاؤ کہ اس سے غیبت تک پہنچ جاؤ گے۔ اور یہ ایک بہت بری بد اخلاقی ہے اور مردار کھانے کی مانند ہے۔

تقویٰ اختیار کرو۔ اور پورے پورے پرہیزگار بن جاؤ۔ مگر یہ سب کچھ اللہ توفیق دے تو حاصل ہوتا ہے۔ ہم تو انباروں کے انبار ہر روز معرفت کے پیش کرتے ہیں۔ گو فائدہ تو ہوتا ہے۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ بہت فائدہ ہو۔ اور بہتوں کو ہو۔ خدا تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے۔ (الحکم جلد ۱۱ ص ۳۹ مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

خبریں

ربوہ : 9- اگست- 1994ء
موسم میں قدرے خنکی ہے
مگر حبس اور گرمی جاری ہے
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان کو عالمی سطح پر جمہوری ملک تسلیم کر لیا گیا- پاکستان کو کامن ویلتھ پارلیمنٹیرین ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو باڈی نے رکنیت کی اجازت دے دی ہے- اس ادارے میں شرکت کا فیصلہ وزیر اعظم بے نظیر نے ۱۹۸۹ء میں کیا تھا لیکن اس وقت سینٹ نے اس قرار داد کی توثیق نہیں کی تھی- یہ بات قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے بتائی ہے-

○ حکومت نے اپوزیشن سے مذاکرات کے لئے آئینی اصلاحات کا پیکج تیار کر لیا ہے- اس میں آٹھویں ترمیم کا مکمل خاتمہ شامل نہیں ہے- اس پر اتفاق رائے کے لئے حکومت کو مذاکرات کی دعوت دی جائے گی- اس پیکج کے تحت جداگانہ انتخابی نظام کے خاتمے' ووٹر کی عمر ۲۱ سال سے کم کر کے ۱۸ سال مقرر کرنے' ووٹ ڈالنے کے لئے شناختی کارڈ کی پابندی ختم کرنے' فلور کراسنگ پر پابندی' صدر' سینٹ' گورنر' اسمبلیوں اور بلدیاتی اداروں کی مدت پانچ سال سے کم کر کے چار سال کرنے اور قائد حزب اختلاف کو وفاقی وزیر کا درجہ دینے کے لئے آئین میں ترامیم کی جائیں گی- اس پیکج میں آٹھویں ترمیم کے مکمل خاتمہ کی شق شامل نہیں تاہم یہ کہا گیا ہے کہ صدر کو اسمبلی توڑنے کا اختیار نہیں ہونا چاہئے- مسلح افواج کے سربراہان کا تقرر صدر کے پاس رکھنے کی حمایت کی گئی ہے-

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ میں ۱۲- اگست کو جنرل ضیاء کے مزار پر لانگ مارچ کی کال دوں گا- سر پر کفن باندھ کر نکل آئیں- تبدیلی ناگزیر ہے بہت جلد اللہ کے شیروں کی حکومت ہو گی- میں وزیر اعظم بننے کے لئے نہیں ملکی بقا کے لئے جنگ لڑ رہا ہوں- عوام نے میرا ساتھ نہ دیا تو مستقبل میں مجھ سے گلہ نہ کریں- ملک بچانے کے لئے عوام سات دن قربان کریں-

○ سابق وزیر اعظم مسٹر نواز شریف کے خلاف ایک اور مقدمہ اس الزام میں درج کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے پنجاب کی وزارت اعلیٰ کے زمانے میں اختیارات سے تجاوز کرتے ہوئے میجر عامر اور بریگیڈئر امتیاز کو ملازمتیں دیں-

○ مسلم لیگ (ن) کے ۱۴- اراکین صوبائی اسمبلی نے وٹو حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا ہے- انہوں نے حکومت کے خلاف بیان نہ دینے اور اپوزیشن کی سرگرمیوں میں شامل نہ ہونے کی یقین دہانی کرا دی ہے- حزب اختلاف نے ان اراکین کو تادیبی کارروائی کی دھمکی دی ہے-

○ بلدیاتی انتخابات کے لئے جو ضابطہ اخلاق جاری کیا گیا ہے اس کے مطابق نادہند امیدوار الیکشن نہیں لڑ سکیں گے- بل ادا نہ کرنے والوں کی درخواستیں بھی مسترد کر دی جائیں گی-

○ کراچی کے شہر کے تمام صنعتی علاقوں میں بجلی کی تعطیل کرنے کا پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے-

○ وزیر اعظم نے ہدایت کی ہے کہ نج کاری کمیشن کے تحت فروخت کئے جانے والے یونٹوں کے ملازمین کو تحفظ فراہم کیا جائے گا- نج کاری کی رفتار پر وزیر اعظم نے اطمینان کا اظہار کیا-

○ بلوچستان کے لیڈر مسٹر اکبر بگتی نے کہا ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ محترمہ جلدی جائیں- عدم اعتماد کے لئے ہم سے کسی نے رابطہ نہیں کیا- عدم اعتماد کا موسم آئے گا تو دیکھیں گے کہ حقیقت کیا ہے- ہماری خواہش ہے کہ محترمہ ایک لمحہ سے بھی پہلے جائیں مگر ابھی صرف باتیں ہو رہی ہیں-

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت بلوچستان کے ساتھ امتیازی سلوک کر رہی ہے-

○ کراچی میں فائرنگ کے نتیجے میں "کنگ آف ٹارچر" تھانیدار سمیت ۳- افراد کو قتل کر دیا گیا- اورنگی تھانے کا ایس ایچ او عارف چائے پینے کے لئے ہوٹل میں بیٹھا تھا کہ دو موٹر سائیکل سواروں نے گولیاں برسا دیں جس سے تھانیدار کے ساتھ بیٹھا ہوا ایک مزدور بھی ہلاک ہو گیا-

○ مسلم لیگ (ج) کے سربراہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ پی ڈی ایف ضرور چلے گا- گورنر پنجاب اور وزیر اعلیٰ کو اپنے طریقوں اور طبیعتوں میں تبدیلی لانا ہو گی-

○ ایک سروے میں بتایا گیا ہے کہ لاہور میں ۲۵ ہزار گداگر شفٹوں میں بھیک مانگتے ہیں-

○ حبیب بینک کی انتظامیہ نے کہا ہے کہ صوبے بھر میں بینک کی کئی شاخیں کھلی رہیں عملہ خوشگوار ماحول میں کام کرتا رہا انتظامیہ نے آفیسرز فیڈریشن کے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا- اور کہا ہے کہ اختیارات سے تجاوز کرنے والوں کے خلاف کارروائی ہو گی- سٹاف کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا-

○ بتایا گیا ہے کہ ڈاکوؤں کا سرغنہ امجد بدر وارداتوں میں کرائے کے گوریلے استعمال کرتا تھا- اس نے اپنے ساتھیوں کو سیاسی اثر رسوخ سے بچانے کی یقین دہانی کرا رکھی تھی- یہ ملزمان وحدت روڈ پر ڈکیتی کا شکار ہونے والے شخص کی کوششوں سے گرفتار ہوئے-

○ مسلم لیگ (ن) کے سیکرٹری اطلاعات مسٹر مشاہد حسین نے کہا ہے کہ اخبارات کو حکومت کے قدموں پر جھکنے پر مجبور کیا جا رہا ہے-

○ سپاہ صحابہ کے اعظم طارق نے کہا ہے کہ اگر سپاہ صحابہ بل منظور نہ ہوا تو پارلیمنٹ سے زندہ واپس نہیں آؤں گا-

○ افغانستان کی حکومت نے اپنی سرحدوں پر اقوام متحدہ کے مبصرین متعین کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس اس امر کو یقینی بنائے کہ افغانستان کے کسی گروپ یا جماعت کو غیر ملکی فوجی امداد نہ ملے- ۲۳- اکتوبر تک جرگہ بلایا جائے گا جو ربانی حکومت کا فیصلہ کرے گا-

○ ضلع نارووال میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے پاک بھارت کنٹرول لائن کا تعین مشکل ہو گیا ہے- جرائم پیشہ افراد بھی بے بس ہو گئے- رینجرز کا گشت بھی معطل کر دیا گیا- راستوں اور منزلوں کی پہچان مشکل ہو گئی-

تصحیح

○ مورخہ ۸- اگست کے الفضل میں مکرم بریگیڈیئر ضیاء الحسن صاحب کی وفات کے اعلان میں سید عباس علی صاحب کے نام کے ساتھ رفیق حضرت بانی سلسلہ لکھا گیا ہے- ہمیں بتایا گیا ہے کہ رفیق کا لفظ غلط لکھا گیا ہے- ادارہ معذرت خواہ ہے-

(ادارہ)

ہر قسم کے فرج' فریزر' کوکنگ رینج' گیزر واشنگ مشین اور سنگر سلائی مشین کیلئے-
برکت علی الیکٹرانکس
شہناز پلازا- چاندنی چوک
مری روڈ- راولپنڈی
فون : 420958

ہومیوپیتھی کی ضرورت اور فہم اب عام ہے لہذا آپ کو
گھریلو ڈسپنسری کی ضرورت ہے
ایک بڑی کتاب کے سائز کا بکس جسمیں ایکونائٹ' بیلاڈونا' آرسینک' سلفر اور پلسٹلا وغیرہ جیسی 48 اہم ادویات کے علاوہ بخار زکام' پیٹ کی خرابی اور سر درد وغیرہ کیلئے تیار نسخے بھی موجود ہیں قیمت ۵۰۰/- ڈاک خرچ نیز اضافی قیمت کے ساتھ ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی انتہائی اہم اور آسان کتاب ہومیو گائیڈ اور میٹریا میڈیکا بھی ساتھ منگوائی جاسکتی ہیں-
فون: 0452-771 / 0452-211283
فیکس: 0452-212299
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر) ...گولبازار ربوہ

ربوہ میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
7 . 6 . 5
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
ہوالشافی
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
پرامید واحد علاجگاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک ربوہ
فون 212355

218527 ☎
ملتان میں ہر ماہ کی 25 تا 28 تاریخ کو
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
پوسٹ بکس 222 چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
کراچی میں ہر ماہ کی ان تاریخوں میں
12 تا 15
حکیم صاحب مطب فرماتے ہیں-